مولانا محمد خالد سیف
کلیۃ الشریعۃ لاہور

# مسنون عمرہ

یہ مضمون اگرچہ تھوڑی سی تاخیر کے ساتھ شائع ہوا ہے تاہم اس کی افادیت بہر حال مسلمہ ہے ــــــــــ (ادارہ)

موسم حج کی آمد آمد ہے۔ عازمین حج اور معتمرین حضرات قافلوں اور ٹولیوں کی شکل میں اسلام کے پانچویں رکن کی ادائیگی کے لیے سوئے حرم جا رہے ہیں۔ نغمات توحید زبانوں پر جاری ہیں۔ گلستان ایمان میں روح پرور بہاریں آرہی ہیں، دنیا کے اطراف و اکناف سے پہنچنے والے لاکھوں افراد بآواز بلند رب کی الوہیت کا اقرار کر رہے ہیں۔ حکومتی سطح پر تعلیمات حج کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک اہم اقدام ہے۔ تاہم بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اثنار سفر یا وہاں پہنچ کر بدعات و خرافات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ سنن اور فرائض کی پروا کیے بغیر بزرگوں سے منسوب حکایات اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں جنھیں آتی خطیر رقم کا کوئی احساس ہے اور نہ بیت اللہ الحرام کے احترام کا پاس ہے۔ وہ اپنی مرضی سے جو چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں۔ حالانکہ عبادت کا مسلمہ اصول ہے کہ یہ اسی طرح کی جائے گی جس طرح شارع نے بتائی ہے کیونکہ عبادت میں اصل حرمت ہے۔ بجز اس کے جو قرآن و سنت نے بیان کر دیا ہے، لہٰذا عمرہ جیسے اہم فریضہ کو ادا کرتے وقت وہی افعال و اعمال کیے جائیں گے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جو امت کے بہترین افراد صحابہ کرامؓ نے کیے تھے۔ اس کے علاوہ جو بھی کام کیا جائے گا وہ بدعت کے زمرہ میں آئے گا، کیونکہ اگر اس کی ضرورت تھی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور کرتے۔ جن کی بعثت کا مقصد ہی یہی تھا کہ وہ لوگوں کو قرآن بیان کریں:

"وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ولعلھم

یتفکرون ‘‘

اُن کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیں، تزکیۂ نفس کریں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولی وفعلی اور تقریری طور پر اسلام کی ہر چیز کی وضاحت فرما کر حجۃ الوداع کے عظیم اجتماع میں لوگوں سے ابلاغ دین کی شہادت لے کر اللّٰھم اشہد، اللّٰھم اشہد، اللّٰھم اشہد کہہ کر رب کو گواہ بنایا تھا، کہ اے اللہ میں نے تیرا دین لوگوں تک پہنچا دیا ہے اور پھر اس عبادت کے بارے میں آپ نے خصوصی ارشاد فرمایا:

’’ خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ ‘‘

’’ لوگو! مجھ سے مناسکِ حج لے لو ‘‘

لہٰذا آج بھی وہی کچھ کیا جائے گا جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اسی غرض سے ذیل میں مسنون عمرہ کا ذکر کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہو:

صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار عمرہ کرنا واجب ہے اور یہ سال بھر میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ دور دراز سے حج یا عمرہ کیلیے آنے والے حضرات کے احرام باندھنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ میقات مقرر فرمائے ہیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

’’ ھن لاھلھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن اراد الحج والعمرۃ ‘‘

’’ یہاں پر بسنے والے اور آفاق سے آنے والے حضرات جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہیں یہ ان کی میقات ہیں ‘‘

(اہل مدینہ کا ذو الحلیفہ، اہلِ شام کا جحفہ، اہلِ نجد کا قرن المنازل، اہلِ یمن کا یلملم اور اہلِ عراق کا ذات عرق ہے۔ مذکورہ میقات میں سے کسی ایک سے احرام باندھنا لازمی ہے اور احرام کے لیے درج ذیل چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ پھر دو چادروں سے احرام باندھا جائے گا۔ ایک بطور تہہ بند اور دوسری سر کے علاوہ باقی جسم پر اوڑھنی ہے، اسی طرح ہر قسم کا جوتا پہننا جائز ہے لیکن ٹخنے ننگے ہوں۔ البتہ اگر جوتا میسر نہ ہو تو موزے بھی کاٹ کر پہنے جا سکتے ہیں، لیکن احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، کنگھی کرنا،

ناخن کاٹنا، جسم کے کسی بھی حصہ کے بال منڈانا یا کٹوانا، عورت سے بوس و کنار کرنا، حرم کے اشجار و اغصان اور گھاس وغیرہ کاٹنا، شکار کھیلنا، شکار کو تنگ کرنا
شکار میں شکاری کی مدد وغیرہ کرنا اور مجامعت وغیرہ تمام افعال حرام ہیں۔ تاہم احرام کے کپڑے بدلنا، غسل کرنا، سرمہ لگانا، شیشہ دیکھنا، سر اور بدن کو آہستہ سے کھجلانا، موذی جانور کو قتل کرنا، مرغی اور بکرا وغیرہ جس پر شکار کا اطلاق نہیں ہوتا کو ذبح کرکے گوشت کھانا جائز ہے۔

عورت کا احرام حسب عادت سلا ہوا مشروع لباس ہے۔ حالت احرام میں عورت کا چہرہ ننگا ہونا چاہیے اور سر پر دوپٹہ چادر ہو، البتہ بوقت ضرورت سر کی چادر سے چہرے کا پردہ کیا جاسکتا ہے لیکن برقعہ یا نقاب وغیرہ اوڑھنا منع ہے۔

احرام باندھنے سے پہلے جسم پر خوشبو لگائی جاسکتی ہے لیکن احرام کے بعد نا جائز ہے۔ اسی طرح احرام کی کوئی خاص نماز وغیرہ نہیں۔ البتہ اگر فرضی نماز کا وقت ہے تو وہ ادا کرنی چاہیے۔

ہوائی جہاز پر سفر کرنے والے حضرات ائیر پورٹ سے احرام باندھ سکتے ہیں، لیکن احرام کی نیت میقات پر جا کر کرنی چاہیے۔

میقات پر پہنچنے کے بعد اگر انسان قارن ہے (یعنی ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ کرنا چاہتا ہے) تو "لبیك اللھم بحجة وعمرة" کہہ کر دونوں کی نیت کرے۔

اگر حج تمتع کرنا چاہتا ہے یعنی پہلے عمرہ کا احرام باندھے، عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول دے اور آٹھ ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھے، تو ایسی صورت میں "لبیك اللھم بعمرة" کہے (حج کی اقسام میں سے افضل قسم یہی ہے) یاد رہے کہ اگر صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو پھر صرف "لبیك اللھم بعمرة" کہے اور اگر ساتھ حج کا بھی ہے تو پھر "اللھم ھذہ حجة لا ریاء فیھا و سمعة" کے الفاظ بھی ساتھ کہے جا سکتے ہیں۔

نیت کرتے وقت کسی عارضہ کے خوف کی بناء پر یہ شرط لگائی جاسکتی ہے "اللھم محلی حیث حبستنی" "کہ اے اللہ جہاں تو نے مجھے روک دیا میں حلال ہوں۔"
پھر بلند آواز سے یہ تلبیہ پڑھنا ہے "لبیك اللھم لبیك۔ لبیك لا شریك

لك لبیك، انّ الحمد والنعمة لك، والملك لاشریك لك"

"حاضر ہوں" اے اللہ حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں"

بعض روایات میں اس کے ساتھ مزید الفاظ بھی ثابت ہیں۔

عموم احادیث کے اعتبار سے عورتیں بھی اسی طرح تلبیہ کہیں گی جس طرح مردوں نے کہنا ہے، لیکن یہ اس وقت ہے جب فتنہ وفساد کا ڈر نہ ہو۔ تلبیہ کے ساتھ ساتھ کبھی کبھار تہلیل کرنا بھی ثابت ہے۔

حرم مکی میں پہنچ کر تلبیہ سے رک جانا ہے تاکہ احسن طریقہ سے دوسرے افعال سرانجام دیے جاسکیں۔ مکۃ المکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے اگر ممکن ہو تو غسل کر لیا جائے اور دن کے وقت شہر میں داخل ہوا جائے۔ مکۃ المکرمہ کے کسی بھی راستہ سے مسجد الحرام میں داخل ہونا درست ہے، لیکن اعلار مکہ سے ہوتے ہوئے باب بنی شیبہ سے مسجد میں داخل ہونا سنتِ نبوی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا ہے اور یہ دعاء پڑھنی ہے:

"اللّٰھم صلّ علی محمد وسلم اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتك"

یا "اعوذ باللہ العظیم وبوجہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطٰن الرجیم"

بعدازیں خانہ کعبہ نظر پڑتے ہی دعاء مانگنی ہے، کوئی خاص دعاء ثابت نہیں۔ کوئی بھی دعاء مانگی جاسکتی ہے۔ البتہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ وہ "اللّٰھم انت السلام ومنك السلام فحیا ربنا بالسلام"، پڑھتے تھے۔ اس موقعہ پر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا بھی درست ہے۔ اس کے بعد جلدی سے حجر اسود کی طرف جاکر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر اس کا بوسہ لینا ہے۔ اگر یہ ناممکن ہو تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر چوم لی جائے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو "بسم اللہ اللہ اکبر"، کہہ کر اشارہ ہی کر لیا جائے، لیکن اشارہ کرکے ہاتھ کو چومنا وغیرہ نہیں ہے۔ اور اسی طرح زبردستی لوگوں کو تکلیف پہنچا کر بوسہ دینا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایسا کرنے سے روکا تھا۔ پھر بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کرتے ہوئے حجر اسود سے طواف کا آغاز ہوگا اور

سات چکر لگائے جائیں گے۔ ایک چکر حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ہوگا۔ پہلے تین چکروں میں رمل ہے۔ یعنی پہلوانوں کی طرح تیز تیز چھوٹے چھوٹے قدم چلتے ہیں اور باقی چار میں حسب عادت چلنا ہے۔ دورانِ طواف اضطباع کرنا ہے۔ یعنی دائیں کندھے کے نیچے سے اور بائیں کے اوپر سے چادر لینی ہے۔ ہر چکر میں رکن یمانی جو حجر اسود کے پچھلے کونے میں ہے، کو چھونا ہے، اس کا بوسہ وغیرہ نہیں لینا۔ اور اگر استلام ممکن نہ ہو تو اشارہ وغیرہ بھی نہیں کرنا، کیونکہ رکن یمانی کو چومنا یا اشارہ کرنا خلاف سنت ہے۔ اسی طرح شامی رکنوں کو بھی نہیں چھونا۔ دورانِ طواف انسان جونسی دعا چاہے مانگ سکتا ہے ــــ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص دعا ثابت نہیں ہے۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان "ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار" دعا پڑھنی ثابت ہے۔ حجر اسود اور دروازے کے درمیان ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگنی چاہیے اور اگر وہاں چمٹا نہ جائے تو سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنا بھی بہتر ہے۔ ساتویں چکر کے اختتام پر دایاں کندھا ڈھانپ کر اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر جا کر "واتخذوا من مقام ابراهيم مصلّى" پڑھ کر دو رکعت نماز اس طرح ادا کرنی ہے کہ درمیان میں مقام ابراہیم بھی آجائے۔ دونوں رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل هو الله احد" پڑھنا مسنون ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر زمزم کا پانی پی کر تھوڑا سا سر پر بہانا ہے۔ وہاں سے پھر حجر اسود کی طرف آکر پہلے کی طرح "بسم الله الله اكبر" کہہ کر چومنا یا ہاتھ لگانا یا اشارہ کرنا ہے۔ بعد ازاں سعی کے لیے صفا کی طرف جانا ہے۔ پہاڑی کے قریب پہنچ کر "ان الصفا والمروة من شعائر الله" آیت پڑھ کر "ابدأ بما بدأ الله به" کہہ کر صفا پہاڑی پر اتنا چڑھنا ہے، کہ بیت اللہ العتیق نظر آئے۔ وہاں کعبہ رخ ہو کر رب کی وحدانیت و الوہیت اور کبریائی کا اقرار یوں کرنا ہے کہ پہلے تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا ہے اور پھر تین ی دفعہ "لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحي ويميت، وهو على كل شئ قدير، لا اله الا الله وحده لا شريك له انجز وعده، ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده" پڑھنا ہے۔ مذکورہ تہلیلات کے دوران دعا بھی مانگنی چاہیے۔ پھر وہاں سے مروہ کی طرف جانا ہے لیکن

راستہ میں سبز رنگ کے ستون سے لے کر دوسرے نیلے ستون تک دوڑنا ہے اور باقی راستہ میں تیز چلنا ہے پھر مروہ پر چڑھ کر قبلہ رُخ ہو کر وہی کچھ کرنا ہے جو صفا پر کیا تھا۔ اس طرح یہ ایک چکر مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح پھر دوسرا چکر لگانا ہے۔ راستہ میں دوڑنے کی جگہ دوڑنا ہے اور چلنے کی جگہ چلنا ہے۔ ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔ دورانِ سعی "رب اغفر وارحم، انك انت الاعز الاکرم" پڑھنا افضل ہے۔ سعی سے فارغ ہو کر سر کے بال منڈوانے یا کتروانے ہیں، تاہم منڈوانے افضل ہیں۔ اس کے بعد احرام کھول کر حلال ہو جانا ہے اور پھر آٹھ تاریخ یوم الترویہ کو احرام حج باندھنا ہے۔ یہ اس انسان کے لیے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے حج تمتع کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جس نے حج قران کرنا ہے وہ احرام نہ کھولے اور نہ ہی وہ حلال ہو۔

---

(بقیہ الاستفتاء، صـ۲۲ سے آگے)

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات اور احادیث ہیں جنھیں عدیم الفرصتی کی وجہ سے قلم انداز کرنے پر مجبور ہوں۔

مختصراً ہمارے ٹی۔وی پر فی الحال جن سفلی مقاصد کو پیش کیا جا رہا ہے ان کے پیش نظر ٹی۔وی دیکھنا بہر حال حرام اور ناجائز ہے۔ لہٰذا اجتناب لازم اور ناگزیر ہے۔ ہاں اگر ٹی۔وی پر ایسے مقاصد کی نمائش کی جائے جو بے حیائی اور فسق و فجور سے پاک ہوں اور وہ مقاصد اسلام اسکے عقائد، شریعت اور اس کے آداب کے منافی نہ ہوں۔ یعنی اگر ٹی۔وی پر پیش کی جانے والی کہانیاں اور پروگرام سفلی جذبات کو ابھارنے والے، گناہ کی ترغیب دینے والے، جرم پر آمادہ کرنے والے، غلط افکار کی اشاعت کرنے والے اور باطل عقائد کی ترویج کرنے والے نہ ہوں بلکہ یہ اسلامی تعلیمات کے لیے وقف ہوں، تو ایسا ٹی۔وی دیکھنا اور اس سے استفادہ کرنا جائز ہو گا۔ مگر ہمارا ٹی۔وی فی الحال ایسا نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا۔ هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!"

---